© rasailojaraid.com

سبق پھر پڑھ......!

عبدالغفار عزیز

اپریل کے اختتام پر سری لنکا جانے کا اتفاق ہوا۔ ایشیائی ممالک میں مسلمانوں کو درپیش مسائل کے بارے میں ایک سیمی نار میں شرکت کی۔ شرکا نے بہت مفید گفتگو اور مشاورت کے بعد مستقبل کے لیے اہم فیصلے کیے۔ اللہ کی توفیق سے ان پر عمل درآمد ہوگیا تو یقیناً مفید ہوگا۔ بالخصوص ان ممالک میں کہ جہاں مسلم اقلیت کو اکثریت کے ہاتھوں گمبھیر مشکلات کا سامنا ہے۔

خود سری لنکا میں اکثریتی آبادی کا تعلق بدھ مت سے ہے (تقریباً ۷۰ فی صد)، دوسرے نمبر پہ مسیحی، تیسرے نمبر پہ ہندو ہیں اور چوتھے نمبر پہ مسلمان۔ ماضی میں نسلی تعصّبات کی آگ نے بہت نقصانات پہنچائے۔ تامل باغیوں نے ۲۰۰۹ء تک وہاں بہت خوں ریزی مچائی جسے بھارت کی واضح سرپرستی بھی حاصل تھی، بالآخر سری لنکن فوج نے باغیوں کا مکمل خاتمہ کردیا۔ اب الحمدللہ مجموعی طور پر تمام شہری باہم شیروشکر ہیں۔ سیمی نار کا افتتاحی سیشن قصرِ صدارت میں ہوا۔ صدرمملکت، وزیراعظم، اسپیکر، تین مسلمان وزرا بھارت سے آئے ہوئے مولانا ارشد مدنی صاحب اور سعودی مشیر برائے مذہبی اُمور نے خطاب کیا۔

سری لنکا اپنی تاریخ، جغرافیے، موسم اور تہذیب و عادات کے حوالے سے بہت دل چسپ اور اہم ملک ہے۔ اگرچہ سری لنکا تیسری بار جانا ہوا لیکن اس سفر میں کئی بہت دل چسپ انکشافات ہوئے۔ اتوار کے روز، سفر کے دوران میں پانچ اہم شہروں سے گزر رہا ہوا۔ ہرجگہ بچے یونیفارم پہنے اسکول جارہے تھے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ چھٹی کے دن ہر مذہب کے بچے اپنے مذہبی اداروں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس مذہبی تعلیم کے نمبر بعد ازاں بچے کی مجموعی تعلیمی اسناد میں شامل کیے جاتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمان بچوں اور بچیوں کے شان دار تعلیمی اداروں میں بھی جانے کا موقع ملا۔ جماعت اسلامی سری لنکا کے کارکنان سے بڑی تعداد میں ملاقاتیں ہوئیں۔ اس ابتدائی تعارف کے بعد صرف ایک مختصر بات پہ غور کرنا پیش نظر ہے۔ اسمبلی کے اسپیکر جناب کاروجے سوریا نے اپنے گھر پہ مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ دیا تو اپنی استقبالیہ تقریر میں کہنے لگے: ''سری لنکن عوام کی ایک نمایاں پہچان اور عادت یہ ہے کہ We are the nation of smiling face (ہم مسکراتے چہروں والی قوم ہیں)۔ ہمارے شہری آپ کو ہمیشہ مسکراتے ہوئے ملیں گے۔ بعض اوقات دو افراد لڑ رہے ہوتے ہیں، تو اس وقت بھی مسکرا رہے ہوتے ہیں''۔ یقیناً یہ بات ۱۰۰ فی صد اسی طرح نہیں ہوگی، لیکن اس دعوے کا جس سری لنکن شہری سے بھی ذکر ہوا، اس نے تائید کی۔

جب سے یہ دعویٰ سنا اور مشاہدہ کیا ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بار بار یاد آرہا ہے کہ: تَبَسُّمُكَ لِوَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ ''اپنے بھائی سے مسکراتے چہرے سے تمھارا ملنا بھی صدقہ ہے''۔ ذہن میں بار بار سوال اُٹھتا ہے کہ بدھ اکثریت پر مشتمل ایک پوری ریاست اور پوری قوم اگر مسکراہٹ کو اپنی شناخت اور عادت کے طور پر متعارف کرواسکتی ہے، تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے ہم مسلمانوں کا باہم مسکرانا تو عین عبادت ہے، ہم اسے کیوں نہیں اپنا سکتے؟ آپؐ کے فرمان 'صدقہ' پر غور فرمایئے۔ گویا ہم جب بھی مسکراتے ہیں تو کچھ بھی خرچ کیے بغیر، اللہ کی راہ میں خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ آپؐ اس بارے میں ہماری مزید حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ ''کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جانو، خواہ وہ تمھارا کِھلے ہوئے چہرے اور خندہ پیشانی سے اپنے بھائی کو ملنا ہی کیوں نہ ہو''۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ علیہ وسلم بَسَّامًا ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسکرایا کرتے تھے''۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد جب بھی آپؐ نے مجھے دیکھا، آپؐ مجھے دیکھ کر مسکرادیے: وَلَا رَآنِي اِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي (متفق علیہ)۔ اس کے باوجود ہم اسے اپنی پہچان کیوں نہیں بنا سکے؟

آپؐ کی تعلیمات پر تھوڑا سا مزید غور کیا تو یاددہانی ہوئی، کہ آپؐ نے تو ہمیں ہر قدم پر نیکیاں سمیٹنے کی بشارت اور ترغیب دی ہے۔ خلق خدا کے لیے ہر ہر بھلائی کو صدقہ قرار دیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مثال کے طور پر ملاحظہ فرمایئے:

تَسْلِيمَه عَلٰى مَنْ لَقِيَه صَدَقَةٌ، جو بھی ملے اسے سلام کہنا صدقہ ہے۔

رَدُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ، مسلمان کا مسلمان کے سلام کا جواب دینا صدقہ ہے۔

اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ، راستے سے کوئی بھی تکلیف دینے والی چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔

اِرْشَادُكَ الرَّجُلَ الطَّرِيْقَ صَدَقَةٌ، کسی کو راستہ بتا دینا صدقہ ہے۔

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهٗ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَهٗ صَدَقَةٌ، تنگ دست مقروض کو مہلت دینا ہر روز قرض کے برابر صدقہ کرنا ہے۔

اِتِّبَاعُكَ الْجَنَازَةَ صَدَقَةٌ، کسی جنازے کے ساتھ تمھارا چلنا صدقہ ہے۔

اِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ، اپنے برتن سے اپنے بھائی کا برتن بھر دینا صدقہ ہے۔

نَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيَّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، کمزور نگاہ والے کی مدد کر دینا صدقہ ہے۔

تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، دو افراد کے درمیان صلح کروا دینا صدقہ ہے۔

تُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِه فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ، کسی کو اس کی سواری پر بیٹھنے میں مدد دینا یا اس کا سامان رکھوانے میں مدد کرنا صدقہ ہے۔

اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، کوئی بھی اچھی بات کہہ دینا صدقہ ہے۔

كُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، نماز کے لیے جاتے ہوئے ہر قدم صدقہ ہے۔

كُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، ہر تسبیح صدقہ ہے۔

كُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، اللہ کی ہر حمد بیان کرنا صدقہ ہے۔

كُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، کلمۂ طیبہ پڑھنا صدقہ ہے۔

كُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، ہر تکبیر صدقہ ہے۔

بُضْعَةُ اَهْلِه صَدَقَةٌ، میاں بیوی کا ملنا صدقہ ہے۔

مَا اَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، تم جو (رزق حلال) خود کو کھلاتے ہو وہ صدقہ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مَا اَطعَمتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، جو کچھ اپنے بچوں کو کھلایا صدقہ ہے۔

مَا اَطعَمتَ زَوجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، جو کچھ اپنی اہلیہ/ اپنے شوہر کو کھلایا وہ صدقہ ہے۔

مَا اَطعَمتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ تم نے جو کچھ اپنے خادم کو کھلایا وہ تمھارے لیے صدقہ ہے۔

اَمرٌ بِالْمَعرُوفِ صَدَقَةٌ، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔

نَهْيٌ عَنِ الْمُنكَرِ صَدَقَةٌ، برائی سے روکنا صدقہ ہے۔

يُمسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ، شر سے اپنے آپ کو روک لے تو یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

ان اور اس طرح کی دیگر صحیح احادیث کے آئینے میں دیکھیں تو کئی سبق حاصل ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر نیت خالص اور کوشش سچی ہو تو ایک صاحبِ ایمان کی زندگی کا ہر ہر لمحہ، بہترین عبادت اور رب کی بندگی بن جاتا ہے۔ دوسری طرف اگر نیت میں فتور، دل میں غرور، ذہن میں ریاکاری کا شائبہ یا زبان و نگاہ سے احسان جتلانے کا ارتکاب ہو جائے، تو بڑی سے بڑی نیکی بھی راکھ بنا کر ہوا میں اڑا دی جاتی ہے (ھباءً منثوراً) جن اعمال کو رحمۃ للعالمینؐ نے صدقہ قرار دیا ان پر غور کریں تو ان کی غالب اکثریت دوسروں سے حُسنِ سلوک، ان کا بھلا سوچنے اور ان سے بھلائی کرنے پر مشتمل ہے۔

ایک اور اصولی بات بھی بہت اہم ہے۔ ہم بعض اوقات حُسنِ معاشرت یا حُسنِ عمل کے بہت سارے پہلوؤں کو غیر اہم سمجھ لیتے ہیں۔ معاشرے میں پائے جانے والے بڑے بڑے ناسور، اقامت دین کا عظیم فریضہ، ظلم اور ظالموں سے نجات کی جاں گسل جدوجہد، اصلاحِ معاشرہ اور اصلاحِ حکومت جیسے کارِ نبوت ایک جانب رکھیں تو مسکرا کر ملنا، راستے سے اذیت ہٹا دینا، کھانا کھلا دینا، عیادت و تعزیت کر لینا یا بعض تسبیحات و اذکار کر لینا، بہت چھوٹی باتیں محسوس ہونے لگتی ہیں۔ لیکن اسی موقعے پر ایک مسلمان کی زندگی میں توازن کا امتحان ہوتا ہے۔ ہم میں سے کچھ افراد اذکار و اَوراد ہی پر اکتفا کرتے ہوئے صرف اسے ہی راہِ نجات سمجھ لیتے ہیں۔ بعض دوسرے ان مسنون اعمال کی استہزا تک کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ حالاں کہ دونوں پہلو ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُمتِ مصطفویؐ کی کئی اہم عبادات جنھیں ہم نے فراموش کر دیا اور دوسروں نے اپنا لیا ہے کا شدید احساس جاپان جا کر بھی ہوا۔ وہاں موجود احباب نے جاپانی معاشرے کی بہت سی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بتائی کہ: ''کسی جاپانی کے بارے میں یہ سمجھنا کہ وہ آپ سے جھوٹ بولے گا، یہ نہیں ہوسکتا''۔ سبحان اللہ، ایک جاپانی صرف اس لیے جھوٹ نہیں بولے گا کہ وہ جاپانی ہے، اور اس کے معاشرے نے اسے جھوٹ نہ بولنے کی تعلیم دی ہے۔ جھوٹ سے بچنے بلکہ جھوٹ کے بارے میں سوچنے سے بھی منع کرنے کے لیے وہاں کے نرسری اسکولوں ہی سے تربیت کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ سچ ہی کی نہیں، محنت، خوداعتمادی، اور دوسروں کی مدد کرنے کی کئی مثالیں مشاہدہ کرنے کو ملیں گی۔ جاپان میں کسی سے راستہ پوچھ لیں تو مکمل تفصیل اور تسلی سے راہ بتائیں گے۔ بعض اوقات تو ساتھ ہی چل دیں گے کہ دشواری نہ ہو۔

صادق و امین ہستی کے اُمتی تو ہم ہیں......؟ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ: اَیَکُونُ الْمُؤمِنُ کَذَّابًا؟ کیا کوئی مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ آپؐ نے سچ کو جنّت اور جھوٹ کو جہنّم کی راہ قرار دیا۔ نبی کاملؐ، دین کامل لے کر آئے۔ ایک کامل اسلامی معاشرہ، اس دین کامل کو اپنا کر ہی وجود میں آسکتا ہے۔

ہم یہ حقیقت بھی جانتے ہیں کہ ذرہ برابر نیکی (مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ) بھی اکارت نہیں جاتی۔ کویت کے ایک دوست کا سنایا ہوا، سچا واقعہ سن لیجیے۔ کہنے لگے کہ: ہماری مسجد میں ایک ہندو نے اسلام قبول کرلیا سب بہت خوش ہوئے۔ نومسلم بھائی سے قبولِ اسلام کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ وہ ایک خاکروب ہے۔ گذشتہ طویل عرصے سے مسجد کی قریبی سڑکوں پر جھاڑو دیتا ہے۔ فلاں سڑک پر جھاڑو دیتے ہوئے، اذان کی آواز آتی۔ پھر فلاں گھر سے ایک صاحب باقاعدگی سے نماز کے لیے نکلتے۔ میرے پاس سے گزرتے ہوئے وہ اپنی جیب سے عطر کی شیشی نکالتے، مسکراتے ہوئے میرے ہاتھ کی پشت پر عطر لگاتے اور مسجد چلے جاتے......بس ان کا یہ خاموش پیغام ہی مجھے آج مسجد لے آیا ہے۔ مسکراہٹ اور خوشبو کا صدقہ یقیناً دونوں کو جہنم کی آگ سے بچا گیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی عظیم الشان سلطنت میں ایک چھوٹے پرندے ہُدہُد اور چھوٹی سی چیونٹی ہی کو دیکھ لیجیے۔ ہُدہُد نے دیکھا کہ ملکہ اور اس کی رعایا، اللہ کے بجاے سورج کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پوجا کر رہے ہیں، آنکھوں پر یقین نہ آیا، اور تڑپ کر دربارِ نبوت میں پہنچا۔ پورا ماجرا سنایا اور بالآخر ایک پوری قوم کو اللہ کی بندگی میں لانے کا ذریعہ بن گیا۔

چیونٹی نے دیکھا کہ ساری چیونٹیاں اپنے کام کاج میں مگن ہیں اور سلیمان علیہ السلام کا لشکر سر پہ آن پہنچا ہے۔ تن کے کھڑی ہوگئی، پوری قوت سے چلّائی: يٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ج لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ (النمل ۲۷:۱۸) ''چیونٹیو! فوراً گھروں کے اندر چلی جاؤ۔ یہ نہ ہو کہ سلیمانؑ اور ان کا لشکر تمھیں کچل کر رکھ دے''۔ چیونٹی کی یہ دہائی حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی سن لی، فوراً لشکر کو رکنے کا حکم دیا اور بے اختیار کلمات شکر زبان پر آگئے: رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ؀ (النمل ۲۷:۱۹) ''اے میرے رب، مجھے قابو میں رکھ کہ مَیں اُس احسان کا شکر ادا کرتا رہوں، جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسا عملِ صالح کروں، جو تجھے پسند آئے، اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے صالح بندوں میں داخل کر''۔ رب ذوالجلال کو یہ منظر اور اس میں پوشیدہ اسباق اتنے پسند آئے، کہ پورا واقعہ تا قیامت قرآن کریم میں ثبت کر دیا۔ ہمیں تعلیم دینا مقصود تھا کہ ہُدہُد اور چیونٹی کے صدقے جتنا بھی صدقہ کرو گے (نیکی کا حکم صدقہ ہے) تو پورا پورا اجر ملے گا۔

چیونٹی کی اس پکار میں ایک اور بات بھی بہت اہم ہے۔ حضرت سلیمانؑ اور آپؑ کے لشکر کی آمد سے خبردار کرتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی کہا: وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ، یعنی یہ نہ ہو کہ وہ تمھیں کچل ڈالیں اور انھیں پتا بھی نہ چلے۔ دوسروں سے حُسنِ ظن کی اس سے جامع مثال شاید کہیں اور نہ ملے۔

سری لنکا کی مسکراہٹ اور تعلیم کا اعلیٰ تناسب، جاپانیوں کی محنت اور سچائی، کویتی بھائی کی لگائی ہوئی خوشبو، ہُدہُد کی زیرکی اور چیونٹی کی پکار، ہمیں بھی یہ پیغام دے رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین طے شدہ ہیں۔ جو ان کی پابندی کرے گا، کامیاب و کامران ہوگا ؎

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

© rasailojaraid.com